As a poet and a colonized Indian, he refused to be brow beaten by the promulgators of the new culture and power.

In spite of all this, his was a sad spirit. The loss of his history and culture was heavy over him, especially with the realization that he too was in some sense part of the forces that were taking away his heritage. Perhaps this *she'r* should stand as the most appropriate epitaph for him:

If you pass by this way you'll see
My village, laid waste
A broken mosque, and by its side
A British barracks. [73]

***Note :** Urdu and Persian texts were translated into English by the learned Lecturer himself.*

---

[73] Akbar, *Kulliyat*, Vol. II, p. 48.

Appendix I

Page 5

مرید دہر ہوئے وضع مغربی کرلی   نئے جنم کی تمنا میں خودکشی کرلی
کلیات، جلد دوم، ص ۳۰

Page 6

قدیم وضع پہ قائم رہوں اگر اکبر   تو صاف کہتے ہیں سید یہ رنگ ہے میلا
جدید طرز اگر اختیار کرتا ہوں   خود اپنی قوم مچاتی ہے شور و واویلا
جو اعتدال کی کہیئے تو وہ ادھر نہ ادھر   زیادہ حد سے دیے سب نے پاؤں ہیں پھیلا
ادھر یہ ضد ہے کہ لمنیڈ بھی چھو نہیں سکتے   ادھر یہ دھن ہے کہ ساقی صراحی مے لا
ادھر ہے دفتر تدبیر و مصلحت ناپاک   ادھر ہے وحی ولایت کی ڈاک کا تھیلا
غرض دوگونہ عذاب است جانِ مجنوں را   بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ
کلیات، جلد اوّل، ص ۱۶۱، ۱۶۲

Pages 8 & 9

واہ کیا راہ دکھائی ہے ہمیں مرشد نے   کردیا کعبے کو گم اور کلیسا نہ ملا
رنگ چہرے کا تو کالج نے بھی رکھا قائم   رنگ باطن میں مگر باپ سے بیٹا نہ ملا
سید اٹھے جو گزٹ لے کے تو لاکھوں لائے   شیخ قرآن دکھاتے پھرے پیسہ نہ ملا
کلیات، جلد اول، ص ۱

ہماری باتیں ہی باتیں ہیں سید کام کرتا تھا   نہ بھولو فرق جو ہے کہنے والے کرنے والے میں
کہے جو چاہے کوئی میں تو یہ کہتا ہوں اے اکبر   خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں
کلیات، جلد اول، ص ۱۹۹

Pages 9 & 10

نہ وہ بک رہ گئے نہ سر سید   دل احباب سے نکلتی ہے آہ
ذات محمود سے تسلی تھی   لی انھوں نے بھی آج خلد کی راہ
بولی عبرت کہ ہوش میں آؤ   اے حریصان شان و شوکت و جاہ
مٹ گیا نقش احمد و محمود   رہ گیا لا الٰہ الا اللّٰہ
کلیات، جلد اول، ص ۱۸۵

مدخولۂ گورمنٹ اکبر اگر نہ ہوتا   اس کو بھی آپ پاتے گاندھی کی گوپیوں میں

بزم اکبر، ص ۱۵۸

بدھومیاں بھی حضرت گاندھی کے ساتھ ہیں   گو خاک راہ ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں

بزم اکبر، ص ۶۴

Page 11

بدھو کا لفظ تھا فقط اک مصلحت کی بات   دل میں مرے نہاں ہے جو ہے اصلیت کی بات

گاندھی نامہ، ص ۴۵

انقلاب آیا نئی دنیا نیا ہنگامہ ہے   شاہ نامہ ہو چکا اب دور گاندھی نامہ ہے

گاندھی نامہ، ص ۱

Page 12

یورپ میں گو ہے جنگ کی قوت بڑھی ہوئی   لیکن فزوں ہے اس سے تجارت بڑھی ہوئی
ممکن نہیں لگا سکیں وہ توپ ہر جگہ   دیکھو مگر پیئرس کا ہے سوپ ہر جگہ

کلیات، جلد دوم، ص ۶۳

Page 13

اب کہاں دست جنوں تار گریباں اب کہاں   پانیر اور دست مجنوں اور خبر ہے تار کی
لے لیا شیریں نے کمسریٹ میں ٹھیکہ دودھ کا   ریل بنوانے لگے فرہاد اب کہسار کی

کلیات، جلد دوم، ص ۶۸

پریوں کے عاشقوں کو سودا ہوا مسوں کا   جو پھاڑتے تھے جامہ اب کوٹ سی رہے ہیں

کلیات، جلد دوم، ص ۱۵

میں ہوا ان سے رخصت اے اکبر   وصل کے بعد تھینک یو کہہ کر

کلیات، جلد دوم، ص ۵۴

ہر گام پہ چند آنکھیں نگراں ہر موڑ پہ اک لیسنس طلب
اس پارک میں اے اکبر میں نے تو ٹہلنا چھوڑ دیا

کلیات، جلد دوم، ص ۹۴

Page 14

راہ میں لیسنس ہی کافی ہے عزت کے لئے   بس یہی لے لیجئے تلوار رہنے دیجئے

کلیات، جلد اول، ص ۲۵۵

پوچھتے کیا ہو کہ تو پیرو ہے یا ہربنس ہے   بندہ جو کچھ ہو بہر حالت بلا لیسنس ہے

کلیات، جلد سوم، ص ۸۴

تہمد میں بٹن جب لگنے لگے جب دھوتی سے پتلون اگا
ہر پیڑ پہ اک پہرہ بیٹھا ہر کھیت میں اک قانون اگا

کلیات، جلد سوم، ص ۱۹

Page 15

طاعون وتپ و کھٹمل مچھر سب کچھ ہے یہ پیدا کیچڑ سے
بمبے کی روانی ایک طرف اور ساری صفائی ایک طرف

کلیات، جلد دوم، ص ۱۲

کشت دل کو نفع پہنچے اشک ایسی چیز ہے   دیدۂ گریاں پہ واٹر ٹیکس کی تجویز ہے

کلیات، جلد دوم، ص ۸۵

یہ موج فیض ہے تہذیب کی یا اس کا طوفاں ہے
کنواں موجود ہے گھر میں تو پھر پانی کا نل کیسا

کلیات، جلد سوم، ص ۱۳

Page 16

قاری کا کنواں بند ہو گیا۔ لال ڈگی کے کنویں ایک دم کھاری ہو گئے۔ خیر کھاری ہی پانی پیتے، گرم پانی نکلتا ہے۔ پرسوں میں سوار ہو کر کنوؤں کا حال دریافت کرنے گیا تھا...... قصہ مختصر شہر صحراء ہو گیا تھا۔ اب جو کنویں جاتے رہے اور پانی گوہر نایاب ہو گیا، تو صحراء صحراءِ کربلا ہو جائے گا۔

بنام مجروح، ۱۸۶۱، خلیق، جلد دوم، ۱۹۸۵، ص ۵۲۴

Page 17

پائپ کوئی کھلا نہیں گھر میں لگی ہے آگ   اب بھاگنا ضرور ہوا غور کیا کریں

کلیات، جلد سوم، ص ۴۲

فرمایا کہ تھوڑا عرصہ ہوا چوک کی دو کانوں میں آگ لگی۔ اس وقت پائپ بند ہونے سے رعایا کا سخت نقصان ہوا۔ میں نے مذکورہ شعر

اس خیال سے متاثر ہو کر لکھا تھا۔ کیا کہا جائے۔ صاحب کی۔

آب و دانے پہ حکمرانی ہے

کلیات، جلد سوم، ص ۱۳۰

اگر اس وقت زمانہ سابق کی طرح کنویں ہوتے تو آگ بروقت قابو میں لائی جا سکتی تھی۔ شہروں میں ترمیم دیکھو کہ حکمراں طبقہ اور امراء سول لائن میں ہیں، غرباء کے لئے زیست کے دن گذارنے کے واسطے شہر کے گندے گوشے علیحدہ ہیں۔ مراد اس سے یہی ہے کہ امیر و غریب یکجانہ ہوں گے، نہ ایک دوسرے کے دکھ درد سے ہمدردی ہوگی۔

بزم اکبر، ص ص ۱۳۲، ۱۳۳

Pages 18 & 19

پانی کا شکر کس منہ سے ادا کروں۔ ایک دریا ہے کوسی۔ سبحان اللہ اتنا میٹھا پانی کہ پینے والا گمان کرے کہ یہ پھیکا شربت ہے۔ صاف، سبک، گوارا، ہاضم، سریع النفوذ۔

بنام حکیم غلام نجف خاں، ۳ فروری ۱۸۶۰، خلیق، جلد دوم، ۱۹۸۵، ص ۶۳۰

پانی سبحان اللہ۔ شہر سے تین سو قدم پر ایک دریا ہے اور کوسی اس کا نام ہے۔ بے شبہ چشمۂ آبِ حیات کی کوئی سوت اس میں ملی ہے۔ خیر اگر یوں بھی ہے تو بھائی آبِ حیات عمر بڑھاتا ہے لیکن اتنا شیریں کہاں ہوگا۔

بنام مجروح، فروری ۱۸۶۰، خلیق، جلد دوم، ۱۹۸۵، ص ۵۱۷

پانی پینا پڑا ہے پائپ کا   حرف پڑھنا پڑا ہے ٹائپ کا
پیٹ چلتا ہے آنکھ آئی ہے   شاہ ایڈورڈ کی دہائی ہے

کلیات، جلد اول، ص ۲۳۹

Pages 20 & 21

کاپی کی سیاہی ذرا اور سیاہ اور رخشندہ ہو اور آخر تک رنگ نہ بدلے۔

بنام تفتہ، ہفتم ستمبر، ۱۸۵۸، خلیق، جلد اول، ۱۹۸۴، ص ۲۹۲

ہر کاپی دیکھتا رہا ہوں۔ کاپی نگار اور تھا، متوسط جو کاپی میرے پاس لایا کرتا تھا وہ اور تھا۔ وہ الفاظ غلط جوں کے توں ہیں یعنی کاپی نگار نے نہ بنائے۔

بنام مجروح، ۱۸ اگست ۱۸۶۱، خلیق، جلد دوم، ۱۹۸۵، ص ۵۲۱

نسخۂ مطبوعہ میں غلطی کا احتمال جائز نہیں رکھتے۔ کاپی نویس کے جرم میں مصنف بے چارہ ماخوذ ہوتا ہے۔

بنام جنون بریلوی، ۸ مئی ۱۸۶۴، خلیق، جلد چہارم، ۱۹۹۳، ص ۱۵۱۱

ہم کو اپنے ایلبم پر ناز کا ہے کیا محل   بے حدارزاں ہو گیا ہے اب تو فوٹو آپ کا
آپ کے درشن مصور کے بھی حصے میں نہیں   بس لیا جاتا ہے فوٹو ہی سے فوٹو آپ کا

کلیات، جلد سوم، ص ۲۰

کیا عجب ہو گئے مجھ سے مرے دمساز جدا   دور فونو میں گلے سے ہوئی آواز جدا

کلیات، جلد سوم، ص ۱۰

امید چشم مروت کہاں رہی باقی   ذریعہ باتوں کا جب صرف ٹیلیفون ہوا

کلیات، جلد سوم، ص ۱۷

چیز وہ ہے بنے جو یورپ میں   بات وہ ہے جو پانیر میں چھپے

کلیات، جلد دوم، ص ۶۲

اپنی گرہ سے کچھ نہ مجھے آپ دیجئے   اخبار میں تو نام مرا چھاپ دیجئے
دیکھو جسے وہ پانیر آفس میں ہے ڈٹا   بہر خدا مجھے بھی کہیں چھاپ دیجئے
چشم جہاں سے حالت اصلی چھپی نہیں   اخبار میں جو چاہیئے وہ چھاپ دیجئے

کلیات، جلد اول، ص ۲۵۴

Page 22

گھر کے خط میں ہے کہ کل ہو گیا چہلم اس کا   پانیر لکھتا ہے بیمار کا حال اچھا ہے

کلیات، جلد اول، ص ۶۸

ہوائے طوبیٰ ہے اب نہ سر میں نہ موج کوثر ہے اب نظر میں
ہوس اگر ہے تو بس یہی ہے کہ ہم بھی چھپ جائیں پانیر میں

کلیات، جلد اول، ص ۲۲۶

مجھے بھی دیجئے اخبار کا ورق کوئی   مگر وہ جس میں دواؤں کا اشتہار نہ ہو

قدوائی، انتخاب، ص ۱۵۳

Pages 23 & 24

آزاد: آج پروفیسر لاک صاحب زبان پاک سنسکرت کی اشرفیت پر لکچر دینے والے ہیں۔ یہ بزرگوار بڑے مقدس اور عالم یگانہ، یکتائے زمانہ، مشہور دیار وامصار ہیں۔

پھمّی جان: لاحول ولاقوۃ، بھئی خدا کی قسم کتنے بھونڈے ہو، کتنا خراب مذاق ہے۔ پروفیسر صاحب کے مشہور ہونے کی ایک ہی کہی۔ ہم اتنے بڑے ہوئے آج تک نام بھی سنا ہو تو قسم لیجئے۔ کیا دنی خاں سے زیادہ مشہور ہیں؟

فسانۂ آزاد، جلد اول، ص ۱۵

بہار۔ خدا کامیاب کرے۔ لیکن سنیئے تو سہی، یہ تو اخبار ہے۔ اس میں خلوے عہدہ اور تنخواہ اور درخواست کا کیسا جھگڑا؟ اس میں محاربے کا حال، یا جنگ وجدال، علمی اور پولیٹیکل قیل وقال چاہئیے یا یہ جنجال؟

آزاد۔ تو قبلہ آپ نے اخبار پڑھا ہی نہیں۔ پیر و مرشد، اخبار تو عطر مجموعہ ہے۔ لڑکوں کا اتالیق، جوانوں کا ناصح شفیق، بڈھوں کے تجربے کی کسوٹی، رکن رکین سلطنت، تجار کا دوست، صناعوں کا یار غار، رعایا کا وکیل، جمہور انام کا سفیر، مدبروں کا مشیر۔ کسی کالم میں ملکی چھیڑ چھاڑ، کہیں سوشل امور میں تکرار۔ کہیں اشعار آبدار۔ کہیں نوٹس اور اشتہار۔ انگریزی اخباروں میں طرح طرح کی باتیں درج ہوتی ہیں، اور دیسی اخبار بھی ان کا تتبع کرتے ہیں۔

فسانۂ آزاد، جلد اول، ص ۱۶۳

ایک ایک بادۂ خود پرستی میں محو وسرشار ہے۔ کونسل اور کمیٹی اور اخبار موجود ہے۔ پھر آپس میں محبت بڑھانے، بھائی چارہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

رقعات اکبر، ص ۱۲۶

Page 25

مال گاڑی پہ بھروسا ہے جنھیں اے اکبر   ان کو کیا غم ہے گناہوں کی گراں باری کا

کلیات، جلد سوم، ص ۸

تنہائی وطاعت کا یہ دور ہے اب دشمن   پیڑوں پہ نہ وہ طائر صحراء پہ نہ وہ جوبن
جنگل کے جو تھے سائیں وہ ریل کے ہیں پائیں   املی کی جگہ سگنل قمری کی جگہ انجن

کلیات، جلد دوم، ص ۵۶

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے   کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

میر حسین تسکین دہلوی

ابھی انجن گیا ہے اس طرف سے   کہے دیتی ہے تاریکی ہوا کی

کلیات، جلد اول، ص ۲۵۱

Page 26

سنتے نہیں ہیں شیخ نئی روشنی کی بات   انجن کی ان کے کان میں اب بھاپ دیجئے

کلیات، جلد اول، ص ۲۵۴

آگے انجن کے دین ہے کیا چیز   بھینس کے آگے بین ہے کیا چیز

کلیات، جلد اول، ص ۲۴۳

اس کا پسیجنا ہے اور اس کے ہیں بھپارے   یورپ نے ایشیا کو انجن پہ رکھ لیا ہے

کلیات، جلد سوم، ص ۱۰۴

Page 27

مشینوں نے کیا نیکوں کو رخصت   کبوتر اڑ گئے انجن کی پیں سے

کلیات، جلد دوم، ص ۴۶

کہتے ہیں راہ ترقی میں ہمارے نوجواں   خضر کی حاجت نہیں ہم کو جہاں تک دیل ہے

کلیات، جلد دوم، ص ۹۸

Page 27, n

میں اقبال صاحب کی قدر اس سبب سے نہیں کرتا کہ دربار لندن میں وہ مقبول ہیں۔
طالب ہوں میں تو اپنے ہی دل کی نگاہ کا   سودا نہیں ہے مجھ کو حریفوں کی واہ کا

رقعات، ص ص ۱۱۵۔۱۱۶

Page 28

زمانے کا رنگ آپ دیکھ رہے ہیں۔ جھوٹی عزت اور نقصان رساں
لذتوں کا شوق طبیعتوں پر غالب ہے۔ نام ہے ملکی ترقی کا لیکن کوشش
ان باتوں کی ہو رہی ہے جن سے سوسائٹی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

رقعات، ص ۱۱۹

یہ نظمیں انقلاب روکنے کے لئے نہیں ہیں۔ یادگار انقلاب ہیں۔
حصۂ دوم میں یہ اشعار پایئے گا ؎

نظم اکبر کو سمجھ لو یادگار انقلاب — یہ اسے معلوم ہے ٹلتی نہیں آئی ہوئی

رقعات، ص ص ۳۶، ۳۷

Page 30

کہا منصور نے خدا ہوں میں — ڈارون بولے بوزنا ہوں میں
ہنس کے کہنے لگے مرے اک دوست — فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

کلیات، جلد سوم، ۱۴۰، ۱۴۱

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار — فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

حافظ، دیوان، ص ۴۷

Page 31

اگر ڈارون کی یہ تھیوری درست ہے کہ انسان بندر سے پیدا ہوا ہے
تو اس منزل تمدن پر اہل یورپ کو انسانیت کے بہت سے اعلیٰ محاسن
کا حامل ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ایسا نہیں۔ اس پر افسوس کرتا ہوں ؎

یا الٰہی یہ کیسے بندر ہیں — ارتقاء پر بھی آدمی نہ ہوئے

بزم اکبر، ص ۱۶۵

Page 32

جو گذرو گے ادھر سے میرا اجڑا گاؤں دیکھو گے — شکستہ ایک مسجد ہے بغل میں گورا بارک ہے

کلیات، جلد دوم، ص ۴۸

Appendix II

Page 5

मुरीद – ए – दहर हुए वज़ा मग़रिबी कर ली
        नये जनम की तमन्ना में ख़ुदकुशी कर ली

कुल्लियात, भाग २, पृ० ३०

Page 6

क़दीम वज़ा पे क़ायम रहूँ अगर अकबर
        तो साफ़ कहते हैं, सययद, यह रंग है मैला
जदीद तर्ज़ अगर इख़्तियार करता हुँ
        ख़ुद अपनी क़ौम मचाती है शोर–ओ–वावेला
जो एतिदाल की कहिए तो वह इधर–ना– उधर
        ज़्यादह हद से दिये सबने पॉव हैं फैला
इधर ये ज़िद है के लम्नेड भी छू नहीं सकते
        उधर ये धुन है के साक़ी सुराही–ए–मै ला
इधर है दफ़्तर–ए–तदबीर व मसलेहत नापाक
        उधर है वही–ए– विलायत की डाक का थैला
ग़रज़ दोगूना अज़ाब अस्त जान–ए–मजनूं रा
        बला–ए–सोहबत–ए–लैला व फ़ुरक़त–ए–लैला

कुल्लियात, भाग १, पृ० १६१/१६२

Pages 8 & 9

वाह ! क्या राह दिखाई है हमें मुर्शिद ने
        कर दिया काबे को गुम और कलीसा न मिला
रंग चेहरे का तो कॉलिज ने भी रखा क़ायम
        रंग–ए–बातिन में मगर बाप से बेटा न मिला
सय्यद उठे जो गज़ट ले के तो लाखों लाये
        शेख़ कुरआन दिखाते फिरे पैसा न मिला।

कुल्लियात, भाग १, पृ० १

हमारी बातें ही बातें हैं सय्यद काम करता था
        न भूलो फ़र्क़ जो है कहने वाले करने वाले में
कहे जो चाहे कोई मैं तो यह कहता हूँ ऐ अकबर!
        ख़ुदा बख़्शे बहुत सी ख़ूबियां थीं मरने वाले में

कुल्लियात, भाग १, पृ० १६६

Pages 9 & 10

न वह बक रह गये न सर सय्यद
        दिल–ए–एहबाब से निकलती है आह
ज़ात–ए–महमूद से तसल्ली थी,
        ली उन्होंने भी आज ख़ुल्द की राह